اللہ تعالیٰ

کے لیے لفظِ ''میاں'' کا استعمال

شریعتِ اسلامیہ کی روشنی میں

روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ☆☆ شمارہ 13 اکتوبر 1997ء

ماہنامہ فیضانِ مصطفیٰ کراچی ☆☆ شمارہ 16: جولائی 2000ء



تحریر: محمد ضیاء الحق چوہان

(گولڈ میڈلسٹ)

ایم اے شریعہ، ایم اے تاریخ، ایم فل مطالعہ پاکستان

مجاہدِ اہلِ سنت پبلی کیشنز گوجر خان

مجاہدِ اہلِ سنت پبلی کیشنز گوجر خان
0312 5055259

WEB EDITION



اللہ تعالیٰ کے لیے لفظِ ''میاں'' کے استعمال کے حوالے سے احقر کا مضمون ''اللہ میاں کہنا غلط ہے'' نوائے وقت راولپنڈی میں 13 اکتوبر 1997ء کو شائع ہوا۔ بعد میں کچھ اضافہ جات کے ساتھ ماہنامہ فیضانِ مصطفیٰ کراچی کے جولائی 2000ء کے شمارے میں ''ایمان بچایئے'' کے عنوان سے چھپا۔ انٹرنیٹ کے قارئین کے لیے اس کا ویب ایڈیشن مجاہدِ اہلِ سنت پبلی کیشنز کی جانب سے پیش کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دینِ حق پر کماحقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد ضیاء الحق چوہان

ziaulhaqqadri@gmail.com



اللہ میاں کہنا غلط ہے

تحریر محمد ضیاء الحق چوہان

عام طور پر اللہ جل مجدہٗ کا نام لیتے وقت ساتھ لفظ "میاں" کا اضافہ کر دیا جاتا ہے اور روزمرہ گفتگو میں یہ بات بہت عام ہو چکی ہے "میاں" فارسی زبان کا لفظ ہے جو کئی معانی میں مستعمل ہے آیئے دیکھیں کہ کیا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اس لفظ کا استعمال جائز ہے۔ ترجمہ: اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے (کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن (البقرہ ۱۰۴) آیۃ۔ اس آیۃ مقدسہ کا شان نزول یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جب جان کائنات کی بارگاہ میں حاضری دیتے اور آقا صلی اللہ علیہ و سلم کی کوئی بات سن نہ سکتے یا سمجھ نہ سکتے تو عرض کرتے "راعنا یا رسول اللہ" یعنی اے اللہ کے رسول ہمارے لئے رعایت فرمایئے اور اپنی بات دوبارہ سمجھا دیجئے۔ یہی لفظ (راعنا) یہود کی عبرانی زبان میں "احمق" کے معنی میں مستعمل تھا۔ صحابہ کرامؓ تو ظاہر ہے اچھے معنوں میں ہی یہ لفظ استعمال کرتے تھے لیکن چونکہ یہ لفظ غلط معنوں میں بھی بولا جاتا تھا اس لئے اللہ کریم نے اس لفظ کے استعمال پر پابندی عائد کر دی اور صحابہ کرامؓ کو یہ لفظ نوک زبان پر لانے سے منع کر دیا اور فرمایا کہ راعنا کی جگہ "انظرنا" کہا کرو یعنی اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ و سلم ہم پر نگاہ لطف و کرم فرمایئے۔ بات یہیں ختم نہ کی بلکہ انظرنا کہنے پر بھی یہ کہہ کر پابندی لگا دی کہ پہلے ہی میرے حبیب کی گفتگو توجہ سے سنا کرو تاکہ دوبارہ پوچھنے کی نوبت ہی نہ آئے اس آیۃ کریمہ سے

استدلال کرتے ہوئے مفسرین کرام نے اصول وضع فرمایا کہ ایسے تمام الفاظ جو اچھے اور برے دونوں مفہوم رکھتے ہوں اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے لئے ان کا استعمال ممنوع ہے۔

(۱) حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اسی آیت کے تحت تفسیر نور العرفان میں لکھتے ہیں۔

"جس لفظ کے دو معنی ہیں اچھے اور برے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے لئے استعمال نہ کئے جائیں تاکہ دوسروں کو بدگمانی کا موقع نہ ملے۔ اللہ تعالیٰ کو میاں نہ کہو کیونکہ میاں کے معنی مالک بھی ہیں اور خاوند بھی لہٰذا اب اللہ کو مالک کے معنی میں بھی میاں نہ کہو"

(۲) امام اہلسنت اعلحضرت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے جب یہی مسئلہ دریافت کیا گیا تو ارشاد فرمایا۔

"زبان اردو میں لفظ میاں کے تین معنی ہیں ان میں سے دو ایسے ہیں جن سے شان الوہیت پاک و منزہ ہے اور ایک کا صدق ہو سکتا ہے تو جب لفظ دو خبیث معنوں اور ایک اچھے معنی میں مشترک ٹھہرا اور شروع میں وارد نہیں تو ذات باری پر اس کا اطلاق ممنوع ہو گا۔ اس کے ایک معنی مولیٰ۔ اللہ تعالیٰ بیشک مولیٰ ہے دوسرے معنی شوہر' تیسرے معنی زنا کا دلال کہ زانی اور زانیہ میں متوسط ہو" (ملفوظات اعلیٰ حضرتؒ جلد اول (۹۸)

(۳) دور حاضرہ کے عظیم فقیہہ مفتی جلال الدین احمد امجدی مدظلہ لکھتے ہیں "خدائے تعالیٰ کو اللہ یا اللہ پاک کہنا چاہیئے' اللہ میاں کہنا ممنوع و ناجائز ہے" (انوارالحدیث،۹۰۔ ان بیان کردہ حقائق کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ذات باری تعالیٰ پر لفظ "میاں" کا اطلاق شرعاً ممنوع ہے لہٰذا ہمیں اپنی گفتگو میں احتیاط برتنی چاہیئے۔ فیروز اللغات میں میاں کا معنی بیٹا اور شہزادہ بھی درج ہے اس لحاظ سے یہ لفظ شان الوہیت کے سراسر منافی ہے۔

فیضان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(شمارہ نمبر ۱۶) ماہ ربیع الثانی ۱۴۲۱ جولائی ۲۰۰۰ء

سرپرست اعلیٰ

مفتی اہل سنت حضرت علامہ مفتی عبد العزیز حنفی قادری دامت برکاتہم عالیہ



بزم عروج اسلام

جامع مسجد فاروق اعظم، بلاک۔ ۱۳، مفتی وقار الدین اسٹریٹ،
گلستان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ 75950، پاکستان

ایمان بچائیے

از محمد ضیاء الحق چوہان - گوجر خان راولپنڈی

آج کل اللہ جل جلالہ کا نام لیتے وقت ساتھ لفظ "میاں" کا اضافہ کر دیا جاتا ہے اور روز مرہ گفتگو میں یہ بات بہت عام ہو چکی ہے۔ "میاں" فارسی زبان کا لفظ ہے جو کئی معانی میں مستعمل ہے۔ آیئے دیکھیں کہ کیا اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ اِس لفظ کا استعمال جائز ہے؟

ارشادِ ربانی ہے!

یاایھاالذین امنولا تقولوراعناوقولوانظرناواسمعوا، وللکفرین عذاب الیم ٥ (البقرہ-۱۰۴)

ترجمہ:- اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور محمد ﷺ ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔(کنزالایمان فی ترجمہ القرآن)

اس آیت مقدسہ کا شانِ نزول یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جب جانِ کائنات ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دیتے اور آقا محمد ﷺ کی کوئی بات سن نہ سکتے یا سمجھ نہ سکتے تو عرض کرتے "راعنا یارسول اللہ" یعنی اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے لئے رعایت فرمایئے اور اپنی بات دوبارہ سمجھا دیجئے۔ یہی لفظ (راعنا) یہود کی عبرانی زبان میں "احمق" کے معنی میں مستعمل تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ تو ظاہر ہے اچھے معنوں میں ہی یہ لفظ استعمال کرتے تھے لیکن چونکہ یہ لفظ غلط معنوں میں بھی بولا جاتا تھا اس لئے اللہ کریم نے اس لفظ کے استعمال پر پابندی عائد کر دی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو یہ لفظ نوکِ زبان پر لانے سے منع کر دیا اور فرمایا کہ راعنا کی جگہ "انظرنا" کہا کرو یعنی اے اللہ کے حبیب محمد ﷺ ہم پر نگاہِ لطف و کرم فرمایئے۔ بات یہیں ختم نہ کی بلکہ انظرنا کہنے پر بھی یہ فرما کر پابندی لگا دی کہ پہلے ہی میرے حبیب محمد ﷺ کی گفتگو توجہ سے سنا کرو تاکہ دوبارہ پوچھنے کی نوبت ہی نہ آئے۔

اس آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے مفسرین کرام نے اصول وضع فرمایا کہ ایسے تمام الفاظ جو اچھے اور برے دونوں مفہوم رکھتے ہوں اللہ تعالیٰ اور حضور نبی محمد ﷺ کے لئے ان کا

استعمال ممنوع ہے۔

۱۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ اسی آیت کے تحت تفسیر نور العرفان میں لکھتے ہیں۔

" جس لفظ کے دو معنی ہیں اچھے اور برے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کے لئے استعمال نہ کئے جائیں تاکہ دوسروں کو بد گمانی کا موقع نہ ملے اللہ تعالیٰ کو میاں نہ کہو کیونکہ میاں کے معنی مالک بھی ہیں اور خاوند بھی لہذا اب اللہ کو مالک کے معنی میں بھی میاں نہ کہو"

۲۔ امام اہل سنت، اعلیٰحضرت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ سے جب یہی مسئلہ دریافت کیا گیا تو ارشاد فرمایا۔

" زبان اردو میں لفظ میاں کے تین معنی ہیں ان میں سے دو ایسے ہیں جن سے شانِ الوہیت پاک و منزہ ہے اور ایک کا صدق ہو سکتا ہے تو جب لفظ دو خبیث معنوں اور ایک اچھے معنی میں مشترک ٹھہرا اور شرح میں وارد نہیں تو ذاتِ باری پر اس کا اطلاق ممنوع ہو گا۔ اس کے ایک معنی مولیٰ اللہ تعالیٰ بے شک مولیٰ ہے۔ دوسرے معنی شوہر، تیسرے معنی زنا کا دلال کہ زانی اور زانیہ میں متوسط ہو۔ (ملفوضاتِ اعلیٰ حضرت جلد اول ۹۸)

۳۔ فتاویٰ رضویہ (جلد ششم ۲۹) میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں

"سوال میں اسم جلالت کے ساتھ لفظ "میاں" مکتوب ہے یہ ممنوع و معیوب ہے۔ زبان اردو میں میاں کے تین معنی ہیں جن میں دو اس پر محال ہیں اور شرح سے وارد نہیں۔ لہذا اس کا اطلاق محمود نہیں"

۴۔ امام النحو صدر العلماء حضرت علامہ سید غلام جیلانی لکھتے ہیں "ہندوستان میں عام رواج پڑ گیا ہے کہ اللہ عزوجل کے نام پاک کے ساتھ تقریر و تحریر میں لفظ "میاں" استعمال کرتے ہیں جو خلافِ ادب ہے عوام کالانعام کا کیا ذکر۔ حیرت تو یہ ہے کہ علماء بھی اس میں گرفتار ہیں۔ اردو زبان میں لفظ میاں چند بہ معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ پیار میں بچے کو میاں کہتے ہیں اور بہ معنی امیر بھی آتا ہے اور شوہر کو بھی کہتے ہیں اور دیوث کو بھی میاں کہا جاتا ہے۔ یہ آخری دونوں معنی اور اول بارگاہِ الٰہی میں محال ہیں اور جس لفظِ غیر وارد کے بعض معانی شانِ الوہیت کے منافی ہوں اس لفظ کا استعمال

اللہ عزوجل کے لئے جائز نہیں"

(دیباچہ بشیر القاری بشرح صحیح البخاری ص ۳۰)

۵-دور حاضرہ کے عظیم فقیہ مفتی جلال الدین احمد امجدی مدظلہ ' لکھتے ہیں "خدائے تعالیٰ کو اللہ پاک یا اللہ تعالیٰ کہنا چاہئے-اللہ میاں کہنا ممنوع وناجائز ہے"(انوار الحدیث ص ۹۰)

مذکرہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ پر لفظ "میاں"کا اطلاق شرعاً ممنوع ہے لہذا ہمیں اپنی گفتگو میں احتیاط برتنی چاہئے اور اپنے ایمان کو بچانے کی فکر کرنی چاہئے-فیروز الغات میں میاں کا معنی بیٹا اور شہزادہ بھی درج ہے اس لحاظ سے یہ لفظ شانِ الوہیت کے سراسر منافی ہے-

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ

حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ

(محمد سلمان قادری)

حضرت غوث الثقلین قطب الاقطاب محی الدین سید شیخ ابو محمد عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ دو شنبہ کے دن صبح صادق کے وقت یکم رمضان المبارک **471**ھ کو ملک ایران میں بمقام گیلان پیدا ہوئے حضرت کالقب "محی الدین"اور خطاب "غوث الاعظم" ہے-آپ کی والدہ ماجدہ ایک بہت بڑے ولی کامل حضرت سید عبداللہ صومعی رحمتہ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر اور علوم ظاہری وباطنی سے مرصع ومرقع تھیں وہ قرآن پاک کی حافظہ اور بے انتہا عبادت گذار و پرہیز گار تھیں ہر شب عبادت میں گذارتیں اور ہر روز ایک قرآن ضرور ختم فرماتیں-

ولادت کے بعد ماہ رمضان مبارک کی پہلی تاریخ کو والدہ ماجدہ نے دودھ پلانا چاہا مگر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مطلق دودھ نہیں پیا- حتی کہ یونہی سارادن گذر گیا اور جب مغرب کے وقت لوگوں نے افطار کیا توآپ نے بھی دودھ نوش فرمایا---ساری بستی میں شور مچ گیا کہ سادات کے گھر ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان المبارک میں سارے دن دودھ نہیں پیتا-آپ رحمتہ اللہ علیہ نے قرآن مجید حفظ وناظرہ اپنے والدین سے پڑھا ابتدائی تعلیم بھی گھر ہی میں حاصل کی بعد میں آپ کو





مجاہدِ اہلِ سنت علامہ قاری محمد یٰسین چوہان رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علمائے اہلِ سنت کے ایمان افروز خطابات سے مستفید ہونے اور غیر پیشہ ور نعت خوان حضرات کی پڑھی ہوئی نعتیں سننے کے لیے دیکھتے رہیے۔

www.youtube.com/fikrerazapakistan

مسلکِ حق اہلِ سنت و جماعت کی تعلیمات سے آشنائی کے لیے درج ذیل لنک پر موجود علمائے اہلِ سنت کی قلمی نگارشات کا مطالعہ کیجئے۔

www.archive.org/details/@fikr_e_raza _pakistan

